01344

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ :

آ جکل ہمارے ملک پاکستان میں کچھ ونڈ و تکافل کمپنیاں ، **جنرل تکافل** کی پالیسی فراہم کر رہی ہیں ، ونڈ و تکافل کمپنی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسی کمپنی جو انشورنس بھی کرتی ہو اور تکافل کی سہولت بھی فراہم کرتی ہو ، البتہ ایسی ونڈ و تکافل کمپنی کیلئے قانوناً کسی عالم دین مفتی کو بحیثیت شرعی مشیر رکھنا ضروری ہے جو اس کمپنی کے تکافل کے معاملات کی شرعی نگرانی کرتا ہے اور عملی طور پر ایسا ہو بھی رہا ہے ، لہذا اب ونڈ و تکافل کمپنیاں یہ کہتی ہیں کہ انکا جنرل تکافل کا معاملہ جائز ہے ، ہمارا سوال صرف تکافل کے بارے میں ہے کہ کیا کسی ونڈ و تکافل کمپنی کی طرف سے پیش کردہ **جنرل تکافل** کا معاملہ شریعت کی نظر میں جائز ہے اور کیا کسی ونڈ و تکافل کمپنی سے تکافل کی پالیسی لینا جائز ہے ؟ والسلام

محمد حسین

خیابانِ اتحاد ڈیفنس فیز ۲ کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

ہماری معلومات کے مطابق پاکستان میں موجود جنرل تکافل کی سہولت فراہم کرنے والی ونڈ و تکافل کمپنیاں وقف اور وکالت کی بنیاد پر جنرل تکافل کی سہولت فراہم کر رہی ہیں اور وقف اور وکالت کی بنیاد پر جنرل تکافل کا معاملہ شرعاً جائز ہے لہذا جو ونڈ و تکافل کمپنیاں مستند علماءِ دین کی زیرنگرانی شرعی اصولوں کے مطابق جنرل تکافل کر رہی ہوں تو ان سے تکافل کی پالیسی لینا جائز ہے البتہ نگرانی کرنے والے علماء کرام کے بارے میں تحقیق کر لی جائے کہ وہ قابلِ اعتماد ہیں یا نہیں اور یہ کہ وہ اپنی کمپنی کے مالی معاملات کے جائز ہونے پر اطمینان کا اظہار کرتے ہیں یا نہیں ۔ (ماخذہٗ تبویب ۲۸/۱۷۰۵)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

ابراہیم عیسیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰ شوال ۱۴۳۷ھ

۲۵ جولائی ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

مفتی

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۱۸۱۸/۳۰